تا خلافت کی بنا دنیا میں ہو پھر استوار
لا کہیں سے ڈھونڈ کر اسلاف کا قلب و جگر

ہفت روزہ
ندائے خلافت
لاہور

جلد نمبر 5 | شمارہ 20 | 25 ذوالحج تا یکم محرم 1417ھ | 14 تا 20 مئی 1996ء | شعبہ نشرواشاعت تنظیم اسلامی پاکستان | قیمت فی شمارہ ایک روپیہ

21-5-96

غیر حاضر زمینداری کا موجودہ نظام اسلام کی روح کے منافی ہے۔ ڈاکٹر اسرار احمد

لاہور (پ ر) دور ملوکیت میں حکمرانوں کو جاگیروں کی تقسیم کا اختیار دینے سے بدترین قسم کا جاگیرداری اور غیر حاضر زمینداری پر مبنی نظام قائم ہو گیا۔ امیر تنظیم اسلامی ڈاکٹر اسرار احمد نے مسجد دار السلام باغ جناح لاہور میں نماز جمعہ سے قبل خطاب کرتے ہوئے کہا ہے کہ خلافت راشدہ کے بعد دور ملوکیت میں اسلام کی معاشی' سماجی اور سیاسی تعلیمات پر "ملوکیت" کے اثرات غالب آ گئے۔ چنانچہ دور ملوکیت میں بعض فقہا نے جاگیرداری اور غیر حاضر زمینداری کے جواز کا فتویٰ دے کر بدترین قسم کے استحصالی نظام کے قیام کی راہ ہموار کر دی۔ انہوں نے کہا غیر حاضر زمینداری کا موجودہ نظام جسے "مزارعت" اور عرف عام میں بٹائی کا نام دیا جاتا ہے' امام ابو حنیفہ اور امام مالک کے نزدیک صریحاً حرام ہے۔ غیر حاضر زمینداری کے اسی ظالمانہ نظام پر علامہ اقبال نے بھی شدید تنقید کرتے ہوئے کہا ہے کہ جس قوم کے کاشتکاروں کی محنت کا بڑا حصہ جاگیردار اور وڈیرے ہڑپ کر جاتے ہوں' وہ قوم اللہ کی رحمت سے دور ہو کر ذلت سے دوچار ہو جاتی ہے۔ امیر تنظیم اسلامی نے کہا حضرت عمر فاروقؓ نے مفتوحہ زمینوں کو "مال غنیمت" کی بجائے "مال فے" قرار دے کر اسلامی ریاست کی ملکیت بنا دیا۔ حضرت عمرؓ کے اس فیصلے کی رو سے پاکستان کی تمام زمینیں ریاست کی اجتماعی ملکیت ہیں نہ کہ چند جاگیرداروں اور سرمایہ داروں کی وراثت۔ ڈاکٹر اسرار احمد نے کہا "بیع موجل" یعنی ادھار پر زائد قیمت کی وصولی کے جواز کا فتویٰ دے کر سود جیسی خباثت کو جائز کر دیا گیا ہے۔ قسطوں پر اشیاء کی خرید وفروخت کا موجودہ نظام سود کی بدلی ہوئی شکل ہے جو صریحاً حرام اور غیر اسلامی ہے۔ انہوں نے کہا جاگیردار کسانوں کی کمائی ہڑپ کر کے ایئرکنڈیشنڈ بنگلوں میں عیش کر رہے ہیں جب کہ سود خور سرمایہ دار انسانی روپ میں وہ خون خوار بھیڑیے ہیں جو مکروہ ہتھکنڈوں سے عوام کا خون چوس رہے ہیں۔ سودی نظام تمام خباثتوں کی بنیاد ہے۔ اسی مکروہ نظام کی وجہ سے پوری دنیا معاشی بدحالی کی لعنت سے دوچار ہے۔

ڈاکٹر اسرار احمد نے کہا چہروں کی تبدیلی کی سیاست سے نفاذ اسلام میں کوئی مدد نہیں مل سکتی۔ بے نظیر اور نواز شریف دونوں امریکہ کے "مرید" ہیں جب کہ تیسری قوت بننے کا خواب دیکھنے والوں کو ناکامی کا منہ دیکھنا پڑے گا۔ انہوں نے کہا نواز شریف اگر مسلم لیگ کو علامہ اقبال اور قائد اعظم کے نظریات پر مبنی وراثت بنانا چاہتے ہیں تو انہیں عادلانہ نظام کے قیام کو اولین ترجیح دینا ہو گی۔ اپنے سابقہ دور حکومت میں دو تہائی اکثریت کے باوجود نواز شریف نے شریعت کو بالادست کرنے والی ترمیم نہ کر کے اور سودی نظام کے خلاف شرعی عدالت کے فیصلے کے خلاف اپیل دائر کر کے دو بڑے جرائم کا ارتکاب کیا ہے۔ انہوں نے کہا کہ اب اگر نواز شریف شریعت کو بالادست کرنے والی ترمیم اور سودی نظام کے خلاف دائر اپیل کو واپس لینے کا وعدہ کریں اور اپنے سابقہ طرز عمل کی عوام اور اللہ تعالیٰ سے معافی مانگ لیں تو مذہبی سیاسی جماعتوں کو مسلم لیگ میں شامل ہو جانا چاہئے۔ انہوں نے یہ بھی مطالبہ کیا کہ وہ زرعی زمینوں کے بارے میں وسیع اختیارات کا حامل "لینڈ کمیشن" قائم کرنے کا اعلان بھی کریں۔ ڈاکٹر اسرار احمد نے کہا مغربی تہذیب سیکولرازم' میٹیریلزم اور نیشنلزم کی "تثلیث" پر قائم ہے چنانچہ قومی ترانے کے لئے قیام اور قومی پرچم کو سلامی دینا درحقیقت "وطن کے دیوتا" کی نماز ادا کرنے کے مترادف ہے۔ قیام' رکوع اور سجدہ سوائے اللہ تعالیٰ کے اور کسی کے لئے جائز نہیں ہے۔ ڈاکٹر اسرار احمد نے کہا قومی پرچم کو سلامی دینا اور قومی ترانے کے احترام میں کھڑے ہونا مشرکانہ اور غیر اسلامی تصور ہے۔ انہوں نے کہا علامہ اقبال اسلامی نظام کے نفاذ کے لئے "امامت" "بیعت" اور "اطاعت" کے اصولوں پر مبنی انقلابی جماعت تشکیل دینا چاہتے تھے مگر بعض اسباب کی بنا پر وہ ایسا نہ کر سکے۔

مسلمان لڑکی "ولی" کی اجازت کے بغیر شادی نہیں کر سکتی۔ جنرل انصاری

لاہور (پ ر) "صائمہ کیس" کی بے جا تشہیر کے ذریعے والدین اور لڑکی کی عزت وناموس کو مجروح کیا جا رہا ہے۔ بالغ لڑکی کے نکاح جیسے اہم مگر نازک شرعی معاملے کو اچھال کر اسلام کے خاندانی نظام میں رخنہ اندازی کی کوشش کی جا رہی ہے۔ ان خیالات کا اظہار مسجد دار السلام باغ جناح لاہور میں تنظیم اسلامی کے مرکزی سیکرٹری اطلاعات جنرل ریٹائرڈ محمد حسین انصاری نے کیا۔ انہوں نے خطبہ جمعہ میں کہا کہ عدالت کو چاہئے کہ وہ جید علمائے کرام اور اسلامی قانون کے ماہرین سے مشورہ کے ذریعے کیس کا فیصلہ کرے۔ جنرل انصاری نے کہا بالغ مسلمان لڑکی کو "ولی" کی اجازت اور رضامندی کے بغیر "من پسند" شادی کی اجازت نہیں دی جا سکتی۔ "ولی" کے بارے میں رائے دیتے ہوئے انہوں نے کہا والد کو "ولی" کی حیثیت حاصل ہے۔ والد کی وفات کی صورت میں یہ اختیار دیگر سرپرستوں کے ساتھ "ولی" کی ذمہ داری ریاست کو منتقل ہو جاتی ہے۔ جنرل انصاری نے کہا کچی عمر اور جذبات کی رو میں بہہ کر ازدواجی زندگی جیسے اہم فیصلے خود کرنا ایک غلط رجحان ہے۔ اسی آزادانہ رجحان نے مغرب میں خاندان جیسے مقدس ادارے کو برباد کر دیا ہے۔ انہوں نے کہا والدین کو بھی چاہئے کہ وہ لڑکیوں کو احساس کمتری نہ ہونے دیں اور نکاح سے پہلے ان کی رضامندی کو مدنظر رکھیں۔ جنرل صاحب نے کہا قومی پریس کو چاہئے کہ وہ خاندان جیسے مقدس اور مضبوط ادارے کی پامالی کی ہر کوشش کو بے نقاب کرتے ہوئے اپنا مثبت کردار ادا کرے۔

انہوں نے کہا اسلامی سال کے اختتام پر امت مسلمہ کو بے لاگ طریقے سے جائزہ لینا چاہئے کہ افرادی قوت اور بے پناہ مادی وسائل کے باوجود مسلمان مغلوب کیوں ہیں۔ ملک میں ہر سطح پر اخلاقی اقدار دم توڑ رہی ہیں اور مہنگائی اور غربت سے تنگ آ کر لوگ خودکشی کرنے پر مجبور ہو چکے ہیں۔ موجودہ استحصالی نظام کے ذریعے غریبوں کے حقوق غصب کئے جا رہے ہیں۔ بھائی پھیرو اور شیخوپورہ میں ہونے والے بم دھماکوں کی مذمت کرتے ہوئے انہوں نے کہا کہ حکومت شہریوں کی جان ومال کے تحفظ کو یقینی بنائے۔ دھماکوں کو بھارت کی سازش قرار دے کر حکومت اپنی ذمہ داری سے بری نہیں ہو سکتی۔ دھماکوں میں ملوث ملکی اور غیر ملکی ایجنٹوں کو پکڑ کر عبرت ناک سزائیں دینا حکومت کا فرض ہے۔ جنرل انصاری نے کہا افغانستان میں جاری خانہ جنگی کو بند کروانے کے لئے ایران اور پاکستان کو پرخلوص کوشش کرنی چاہئے۔

ٹوبہ ٹیک سنگھ میں امیر تنظیم اسلامی کا جلسہ عام سے خطاب

ٹوبہ ٹیک سنگھ (پ ر) بھٹو اور بھاشانی نے بھائی بھائی کا نعرہ لگا کر ٹوبہ ٹیک سنگھ کو "دار السلام" کا نام دیا۔ بھٹو سیکولر مزاج کے جاگیردار سیاست دان جب کہ مولانا بھاشانی مذہبی مزاج کے عوامی لیڈر تھے۔ امیر تنظیم اسلامی ڈاکٹر اسرار احمد نے یکم مئی کو ٹوبہ ٹیک سنگھ میں ایک بڑے جلسہ عام سے خطاب کرتے ہوئے کہا ہے کہ ملک کی سیاست وڈیروں کے ڈرائنگ رومز سے نکال کر "عوامی سیاست" بنانے کا کارنامہ بھٹو مرحوم نے سرانجام دیا تھا۔ انہوں نے اس نظریئے کو غلط قرار دیا کہ دین ومذہب کا عوامی مسائل سے کوئی تعلق نہیں ہے۔ توحید کے نظریئے کا تقاضا ہے کہ انسانی حاکمیت کی بجائے اللہ تعالیٰ کی حاکمیت کو تسلیم کیا جائے۔ عادلانہ نظام کے قیام کی جدوجہد سے ہی انسانی ظلم واستحصال کا خاتمہ کیا جا سکتا ہے۔ ڈاکٹر اسرار احمد نے کہا پاکستان' افغانستان کی سرزمین ہی سے غلبہ دین کے دور ثانی کی زوردار تحریک کا آغاز ہو گا ہمیں اس تحریک کے سپاہی بن کر حضورؐ کی پیشین گوئی کا مصداق بننے کے لئے منظم جدوجہد کرنا ہو گی ورنہ پاکستان نیو ورلڈ آرڈر کا آلہ کار بن کر عذاب الٰہی سے دوچار ہو جائے گا۔

دین ریاستی سطح پر ہر شعبہ حیات میں اپنا غلبہ چاہتا ہے' ڈاکٹر اسرار احمد

غالب ونافذ العمل نظام ہی "دین" ہوتا ہے ورنہ وہ مذہب بن کر عبادت گاہوں تک محدود ہو جاتا ہے

لاہور (پ ر) حضورؐ پر نبوت ختم ہی نہیں ہوئی بلکہ اپنے درجہ کمال تک پہنچ گئی چنانچہ آپؐ کے بعد کسی فرد کو "مطاع" کی حیثیت حاصل نہیں ہو سکتی۔ ختم نبوت اور تکمیل رسالت کے عظیم الشان محل میں کئی جھوٹے لوگوں نے نقب لگائی' ایسے ہی لوگوں میں گمراہ ترین شخصیت مرزا غلام احمد قادیانی کی ہے جو خود سب سے بڑا کاذب تھا اور اس کے پیروکار قادیانی دائرہ اسلام سے خارج ہیں۔ امریکہ جیسی سپرطاقت ختم نبوت کے منکروں اور دائرہ اسلام سے خارج انہی قادیانیوں کی پشت پناہی کر رہی ہے۔ امیر تنظیم اسلامی ڈاکٹر اسرار احمد نے قرآن کالج کے طلباء سے "تکمیل نبوت ورسالت کا عظیم ترین مظہر قیام نظام خلافت" کے موضوع پر خطاب کرتے ہوئے کہا ہے کہ اللہ تعالیٰ تمام انبیاء پر مخاطب قوم کی علمی وفکری سطح کے مطابق آسمانی ہدایت نازل کرتا رہا لیکن جب انسان نے فکری وعلمی سطح پر بلوغت حاصل کر لی تو اللہ تعالیٰ نے نبی اکرمؐ کے ذریعے قرآن مجید کی شکل میں کامل ہدایت نامہ اور جامع نظام حیات دے کر دین کی تکمیل فرمادی اور نبوت اور رسالت کے سلسلے کو ختم کر دیا۔ ڈاکٹر اسرار احمد نے کہا ختم نبوت سے پیدا ہونے والے خلاء کو اللہ تعالیٰ نے قرآن مجید کی حفاظت' مجددین امت کی بعثت اور اہل حق کی جماعت کے ذریعے پورا کر دیا۔ مسلمانوں پر دین کی تکمیل ختم نبوت اور تکمیل

باقی صفحہ 3

ڈاکٹر اسرار احمد کے صوبہ سندھ میں داخلے پر پابندی

امیر تنظیم اسلامی ڈاکٹر اسرار احمد کے صوبہ سندھ میں داخلے پر ایک ماہ کے لئے پابندی عائد کر دی گئی ہے۔ تنظیم اسلامی کے ترجمان کے مطابق ڈاکٹر اسرار احمد 16 مئی سے سکھر کا تین روزہ دعوتی دورہ کرنے والے تھے کہ اچانک سندھ کی صوبائی حکومت کی جانب سے ڈاکٹر اسرار احمد کے صوبہ سندھ میں داخلے پر پابندی عائد کر دی گئی چنانچہ اس پابندی کی وجہ سے سکھر کا پروگرام منسوخ کر دیا گیا ہے۔

تنظیم اسلامی کے وفد کی تنظیم الاخوان کے قائد سے ملاقات

لاہور (نامہ نگار) تنظیم الاخوان کی خصوصی دعوت پر تنظیم اسلامی کے مرکزی قائدین نے مولانا اکرم اعوان سے ملاقات کی۔ تنظیم اسلامی کے نائب امیر ڈاکٹر عبدالخالق' ناظم اعلیٰ محترم عبدالرزاق اور حلقہ لاہور ڈویژن کے امیر محمد اشرف وصی نے تنظیم اسلامی کی نمائندگی کی۔ لاہور میں منعقدہ ایک بڑے فورم پر "تحریک تبدیلی نظام" کے پیش نظر مقاصد اور اہداف پر بات چیت ہوئی۔ مولانا اکرم اعوان تحریک تبدیلی نظام کی طرف سے بنائی گئی سات رکنی ٹاسک فورس کے سربراہ بھی ہیں۔ تنظیم اسلامی کے رہنماؤں نے مولانا سے استفسار کیا کہ محض انتخابی قوانین میں اصلاح وترمیم کی سفارشات کے حوالے سے پیش نظر تحریک کو تبدیلی نظام کی تحریک کا نام دینا محض ایک تکلف سا محسوس ہوتا ہے۔ تنظیم کے رہنماؤں نے ٹاسک فورس کے سربراہ کو نظام کی تبدیلی کے لئے تنظیم کے ٹھوس' مدلل اور قابل عمل طریق کار سے آگاہ کیا۔

ہفت روزہ
ندائے خلافت
لاہور

اداریہ

ام الکرپشن

جنرل (ریٹائرڈ) محمد حسین انصاری

شراب کا ام الخبائث ہونا تو ایک مسلمہ حقیقت ہے لیکن پلاٹوں کے دھندے کے لئے ام الکرپشن کی اصطلاح بھی تلخ حقائق کی روشنی میں ایک ناقابل تردید تجزیہ ہے۔ پاکستان کو 1970ء کے عشرے کے دوران بہت سے تاریخی اتار چڑھاؤ کا سامنا کرنا پڑا۔ 1973ء کا Land Acquisition Act بھی انہی دنوں کی یاد ہے۔ لغاتی زبان میں تو اس ایکٹ کو اکتسابی قانون ہی کہیں گے یعنی حسب ضرورت حکومت کی جانب سے کسی کی زمین کو رہائشی سکیم کے لئے مخصوص شرائط کے تحت لے لینے کا اختیار، مگر در حقیقت یہ چھینا جھپٹی کا قانون تھا۔ اس قانون کے مقصود منصوبے نے بالآخر جو رسوائے زمانہ صورت اختیار کی وہ تمام بددیانتوں کی ماں نکلی۔ اس ظالمانہ قانون کے تحت ترقیاتی اداروں کو اختیار مل گیا کہ وہ اپنی رہائشی سکیم کے لئے جو زمین اور جتنی زمین چاہیں "ہتھیا" لیں۔ اس زمین کے مالک کو "سرکاری" نرخ کے مطابق قیمت ملنے کے علاوہ ملکیت کا تیس فیصد رقبہ بھی واپس دے دیا جاتا، البتہ اس رقبے کے لئے ترقیاتی ادارے کے مقرر کردہ نرخ کے مطابق زمین کے مالک کو ترقیاتی اخراجات ادا کرنا ہوتے۔ بقیہ 70 فیصد رقبہ ترقیاتی ادارے کی تحویل میں چلا جاتا جس میں سے پچیس تیس فیصد رقبہ سڑکوں، نالوں، سیوریج وغیرہ کے لئے زیر استعمال ہونے پر کل رقبے کا چالیس فیصد ترقیاتی ادارے کی ملکیت قرار پاتا۔ اس طرح وصول ہونے والے پلاٹوں کا کچھ حصہ زندگی کے مختلف شعبوں سے متعلق لوگوں کے لئے مختص کر دیا جاتا، کچھ قرعہ اندازی کے ذریعے عوام الناس کو دینے کے لئے، کچھ نیلامی فروخت کے لئے، اور دس فیصد ترقیاتی ادارے کے سربراہ کے صوابدیدی "کوٹے" کے طور پر مقرر ہوا۔ مارشل لائی دور میں جب ایک ترقیاتی ادارے کے سربراہ نے یہ کہہ کر اپنے صوابدیدی کوٹے کو ہاتھ لگانے سے انکار کر دیا کہ حکام عظام اپنی بندوق اپنے ہی کندھے سے داغیں تو صوابدیدی کوٹا ترقیاتی ادارے کے سربراہوں کے ہاتھ سے نکل کر مارشل لاء ایڈمنسٹریٹر کو منتقل ہوا جو بعد ازاں ورثے میں چیف منسٹر کے تابع حکم ہوا۔ ویسے تو بددیانتی کا عمل 1973ء کے مذکور ایکٹ کے روز اول سے ہر قدم پر شروع ہوا مگر جو رنگ چیف منسٹر کے صوابدیدی کوٹے نے دکھلائے وہ اپنی مثال آپ ہیں۔ اس صوابدید نے کرپشن کو بام عروج پہ پہنچایا، اس کی جڑیں مضبوط کیں، حرام خوری اور حرام کاری کی ریت ڈالی، حرص وہوس کو عام کیا، لوٹ مار کو سرکاری تحفظ دیا، اور یوں ہارس ٹریڈنگ کا خوشنما ذریعہ ڈھونڈ نکالا۔ مذکور ایکٹ کے ذریعے عوام کو رہائشی سہولتیں بہم پہنچانے کے دعویٰ کی کلی ناکامی کا واضح ثبوت یہ ہے کہ کہیں بھی ایک رہائشی کالونی ایسی نہ بن سکی جہاں کسی ایک کچی آبادی کے مکینوں کو باعزت طور پر منتقل کیا جا سکتا۔ صرف لاہور ہی میں ایک سو سے زائد کچی آبادیاں تھیں جو چوری چھپے سرکاری اہلکاروں کی ملی بھگت سے بے ہنگم طور پر معرض وجود میں آئیں اور وہیں کی وہیں ان سب کو پکا کرنا پڑا ماسوائے ایک کے کہ جو اس وقت کے وزیر اعلیٰ اور بعد میں وزیراعظم کے جنت نما محلات کے قریب تھی۔ غریب کو جو کبھی حسن اتفاق سے پلاٹ مل بھی جائے تو وہ محض نمائشی ہوتا ہے۔ ہر ایک اچھی طرح سمجھتا ہے کہ وہ بے چارہ اس پر گھروندا کیسے بنا پائے گا چنانچہ پلاٹ ملتے ہی کوئی واقف حال اس کے ہاں پہنچ کر اونے پونے کا لالچ دے کر اس سے خرید لیتا ہے۔ اس داستان الم کا یہ سب کچھ اپنی جگہ مگر دیانت وامانت کا جو خون صوابدیدی کوٹے کی الاٹمنٹ میں روا ہے وہ ناقابل معافی جرم ہے۔ اس کوٹے میں اکثر وبیشتر بلکہ ہر الاٹمنٹ دوستی، یاری، اقربا پروری، سفارش اور سیاسی ضرورت کے تحت ہوتی ہے۔ چونکہ الاٹمنٹ کے لئے اہلیت کی بنیادی شرط یہ ہے کہ درخواست دہندہ کے پاس اپنے، بیوی یا بچوں کے نام کوئی مکان یا پلاٹ نہ ہو تو اس شرط سے نمٹنے کے لئے کوئی کوئی حیلہ تلاش کر لیا جاتا ہے۔ مثلاً الاٹمنٹ بیوی کے نام کر دی جاتی ہے اور بیوی درخواست میں اپنے خاوند کا نام ظاہر کرنے کی بجائے اپنے والد کا نام لکھ دیتی ہے۔ یا پھر کسی غریب شخص کے نام پلاٹ الاٹ کروا کر پانچ دس ہزار روپے اس کی ہتھیلی پر رکھ کر اس سے مختار نامہ لکھوا لیا جاتا ہے اور اگر یہ کچھ نہ بن پائے تو وزیراعلیٰ درخواست دہندہ کو اہلیت کی شرط کے تقاضے سے مستثنیٰ قرار دے دیتا ہے جس کا اخلاقی، قانونی اور دینی لحاظ سے قطعاً کوئی جواز نہیں۔ اس ایکٹ کے اوائل کے چار سال کے دوران خاصی لوٹ مار ہوئی، البتہ ضیاء الحق کے مارشل لائی دور میں اکا دکا یا شاید چند ایک نوازشات کے علاوہ مناسب کنٹرول رہا۔ مگر 1988ء کے بعد منتخب حکومتوں کا جو دور آیا تو یہ دھندا بددیانتی کی آخری حدوں کو چھو گیا۔ کھاتے پیتے، بااثر، بااختیار لوگ جی بھر کر مستفید ہوئے۔ اس ضمن میں بڑے بڑے متشرع، دانشور، مصنف ومنصف، سفید وخاکی نوکرشاہی اور اکابرین سیاست کے نام لئے جاتے ہیں۔ آج بھی ہارس

باقی صفحہ 3

اطلاعات واعلانات

حلقہ پنجاب شمالی میں شامل اسرہ محمدی کالونی کے نقیب کے والد قضائے الٰہی سے وفات پا گئے ہیں۔ امیر تنظیم اسلامی نے مرحوم کے پسماندگان سے اظہار تعزیت کیا ہے۔ جملہ احباب سے دعائے مغفرت کی اپیل ہے۔

***

رفیق تنظیم اسلامی محترم منیر احمد کی والدہ محترمہ کا انتقال ہو گیا ہے۔ دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ مرحومہ کو اپنے جوار رحمت میں جگہ عطا فرمائے۔ آمین

***

حیدر زمان کے والد کٹرمنگ بالا مانسہرہ میں وفات پا گئے ہیں۔ دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ مرحوم کی خطاؤں سے درگزر فرما کر انہیں جنت الفردوس میں جگہ عطا فرمائے۔

☆☆☆

ضرورت رشتہ

عمر 22 سال تعلیم ایف اے، ذات سید لڑکی کے لئے موزوں رشتے کی ضرورت ہے۔

***

جٹ فیملی کی 23 سالہ لڑکی تعلیم بی اے، پی ٹی سی کے لئے مناسب رشتہ درکار ہے۔ لڑکی کا بھائی تنظیم اسلامی میں شامل ہے۔

***

26 سالہ تعلیم ایف اے مطلقہ خاتون کے لئے موزوں رشتے کی ضرورت ہے۔

***

پہلی بیوی کی وفات کے بعد عقد نکاح ثانی کے لئے عمر 45 سال ماہانہ تنخواہ دس ہزار روپے کے لئے مطلقہ / بیوہ خاتون عمر 30 سے 40 سال تک کے رشتے کی ضرورت ہے۔

برائے رابطہ : نعیم اختر عدنان، مرکزی دفتر تنظیم اسلامی A-67 علامہ اقبال روڈ گڑھی شاہو لاہور فون: 6305110-6316638

☆☆☆

تنظیم اسلامی لاہور غربی کی دعوتی سرگرمیاں

جامع مسجد حیدریہ رچنا ٹاؤن فیروزوالا میں روزانہ بعد نماز عشاء بالغ افراد کے لئے ناظرہ وترجمہ قرآن کی کلاس منعقد ہوتی ہے۔ مدرس کے فرائض حافظ علاؤ الدین سرانجام دیتے ہیں۔

***

تنظیم اسلامی لاہور غربی کے بزرگ رفیق محمد طفیل صاحب کی رہائش گاہ پر بروز جمعۃ المبارک بعد نماز مغرب امیر تنظیم اسلامی ڈاکٹر اسرار احمد کا خطاب بذریعہ ویڈیو کیسٹ سنوانے کا اہتمام کیا گیا۔ اس پروگرام میں 25 احباب شریک ہوئے پروگرام کے اختتام پر صاحب خانہ نے شرکاء کو دعوت طعام سے شاد کام کیا۔

***

جامع مسجد حیدریہ رچنا ٹاؤن میں بعد نماز عشاء ہفتہ وار درس قرآن مجید کی محفل منعقد ہوئی۔ مدرس کی ذمہ داری نعیم اختر عدنان نے ادا کی۔

☆☆☆

امیر تنظیم اسلامی ڈاکٹر اسرار احمد کا دورہ کوئٹہ

امیر تنظیم اسلامی ڈاکٹر اسرار احمد مدظلہ اور ناظم اعلیٰ محترم عبدالرزاق کوئٹہ پہنچے تو ائیرپورٹ پر ناظم حلقہ جناب محمد نسیم الدین، کوئٹہ کے امیر تنظیم جناب محبوب سبحانی اور ڈاکٹر محمد امین نے تنظیم کے اکابرین کا استقبال کیا۔ پروگرام کے مطابق گورنمنٹ سائنس کالج کوئٹہ کے وسیع آڈیٹوریم میں امیر محترم نے "پاکستان کا مستقبل" کے موضوع پر خطاب فرمایا۔ شرکائے جلسہ کی تعداد ساڑھے تین سو سے زائد تھی۔

جامع مسجد طوبیٰ کوئٹہ میں نماز جمعہ سے قبل نظام خلافت کہاں اور کیسے کے موضوع پر ڈاکٹر صاحب مدظلہ نے خطاب فرمایا۔ نماز جمعہ کے بعد مسجد ہی میں سوال وجواب کی نشست منعقد ہوئی جس میں سو سے زائد احباب نے شرکت کی۔ کوئٹہ کے نمایاں احباب نے امیر محترم سے خصوصی ملاقات کی۔ بعد نماز مغرب رفیق تنظیم جناب عمر دانہ کے عزیز کی رہائش گاہ پر امیر تنظیم نے رفقاء کوئٹہ سے خصوصی ملاقات کی۔

انسانی حقوق کے نام پر پاکستان کے اسلامی تشخص کو بگاڑنے کی کوششیں قابل مذمت ہیں۔ محمد نسیم الدین

کراچی (پ ر) تنظیم اسلامی حلقہ سندھ وبلوچستان کے ناظم محمد نسیم الدین نے انسانی حقوق کے نام پر پاکستان کے اسلامی تشخص کو بگاڑنے کی کوششوں کی شدید مذمت کی ہے۔ وہ کراچی پریس کلب میں ایکشن کمیٹی برائے انسانی حقوق کے زیر اہتمام "دوہرے ووٹ کا حق اور اقلیتوں کا مستقبل" کے موضوع پر ہونے والی کانفرنس میں نام نہاد رہنماؤں کی جانب سے دیئے گئے بیانات پر تبصرہ کر رہے تھے۔ انہوں نے کہا کہ پاکستان کے قیام کے مقصد کے حصول میں ہماری ناکامی کی بناء پر وقتاً فوقتاً اس قسم کی ہرزہ سرائیاں سننے میں آتی رہتی ہیں۔ انہوں نے اقلیتوں بالخصوص قادیانیوں کے حامیوں سے سوال کیا کہ قائد اعظم کی صرف ایک تقریر کو بنیاد بنا کر اور بقیہ تمام تقاریر سے صرف نظر کرتے ہوئے ملک کو سیکولرازم کی راہ پر ڈالنا ہے تو ہمیں پاکستان بنانے کی کیا ضرورت تھی؟ انہوں نے قیام پاکستان کے مقصد کو متنازعہ بنانے کی کوششوں کی مذمت کرتے ہوئے کہا کہ قرارداد مقاصد کی آئین میں موجودگی ہی اس بات کا واضح ثبوت ہے کہ پاکستان اللہ تعالیٰ کی حاکمیت کو قائم کرنے کے لئے وجود میں آیا تھا جب کہ سیکولرازم میں عوام کی حاکمیت کو سپریم تصور کیا جاتا ہے۔ انہوں نے واضح کیا کہ پاکستان کے اسلامی تشخص کو بگاڑنے کی ہر کوشش کو ناکام بنانے کی ضرورت ہے لیکن یہ صرف اس صورت میں ممکن ہے کہ ملک میں خلافت کے نظام کو نافذ کیا جائے۔ انہوں نے کہا کہ اس کے لئے ایک پرامن عوامی احتجاجی تحریک ناگزیر ہے جس کے نتیجہ میں موجودہ نظام کو جڑ سے اکھاڑ کر اسلامی انقلاب برپا کیا جا سکتا ہے۔ اس کے لئے ضروری ہے کہ سیاسی مذہبی جماعتیں اقتدار کی کشمکش سے باہر آکر امر بالمعروف اور نہی عن المنکر کا فریضہ انجام دیں۔

اسرہ ہیر کربانھ میں دو روزہ پروگرام

حلقہ لاہور ڈویژن کے زیر اہتمام اسرہ ہیر کربانھ کے علاقہ میں دو روزہ دعوتی وتربیتی پروگرام منعقد ہوا جس میں اسرہ سنت نگر سے دو، اسرہ سول لائنز سے چار اور لاہور شمالی سے ایک رفیق نے شرکت کی۔ مقامی رفقاء میں عبیداللہ اعوان، ڈاکٹر ظفر اقبال نے پروگرام کے انعقاد میں معاونت کی۔ ہنجروں گاؤں میں جلسہ عام بھی منعقد ہوا جس سے طارق جاوید نے خطاب کیا۔

لاہور وسطی کی دعوتی سرگرمیاں

تنظیم اسلامی لاہور وسطی کا ماہانہ دعوتی اجتماع اسرہ سنت نگر کے زیر اہتمام راجگڑھ میں منعقد ہوا جس سے لاہور وسطی کے امیر مرزا ایوب بیگ نے خطاب کیا۔ انہوں نے اپنے خطاب میں عریانی وفحاشی کے بڑھتے ہوئے سیلاب کی خباثتوں کی طرف سامعین کی توجہ مبذول کروائی۔ نقیب اسرہ سنت نگر تجمل حسن میر گزشتہ دو ہفتوں سے اپنے محلّہ میں ویڈیو شاپس کے سامنے خاموش مظاہرہ کرتے رہے ہیں۔ یہ کارنر میٹنگ اسی کام کو زیادہ مؤثر بنانے کے لئے منعقد کی گئی تھی۔

حلقہ پنجاب شمالی میں واقع پرفضا اور صحت افزاء مقام ایبٹ آباد میں تنظیم اسلامی کے مبتدی وملتزم رفقاء کے لئے

24 مئی سے 30 مئی تک "مبتدی اور ملتزم" تربیت گاہیں منعقد ہوں گی

☆ تربیت گاہ میں شریک ہونے والے رفقاء کے لئے طعام وقیام کے اخراجات کا تخمینہ 200 روپے فی کس ہوگا۔

☆ ٹھنڈے موسم کو پیش نظر رکھتے ہوئے مناسب بستر ہمراہ لائیں۔

تربیت گاہوں میں شرکت کے خواہش مند رفقاء 20 مئی تک اپنے نام درج ذیل جگہوں پر درج کروا دیں۔

1 ۔ناظم تربیت چودھری رحمت اللہ بٹر، دفتر تنظیم اسلامی 67۔اے علامہ اقبال روڈ لاہور

2 ۔ناظم حلقہ جناب شمس الحق اعوان B-1 / 44 سیٹلائٹ ٹاؤن نزد جنرل ہسپتال مری روڈ راولپنڈی فون : 427592

مقام تربیت : موسیٰ دی ہٹی نزد ایبٹ آباد پبلک سکول

اسلام کوٹ مانسہرہ روڈ ایبٹ آباد

ٹیلی فون لائنز برائے رابطہ :

سعید احمد خان 380151 محمد حفیظ خان 31697

پنڈی گھیب میں حلقہ پنجاب شمالی کا علاقائی اجتماع

ضرورت ہے ایسے جان فروشوں کی جو خود دین پر کاربند ہو کر منظم طریقے سے باطل نظام کو للکاریں

ایک جلسہ عام جو زندہ باد اور مردہ باد کے نعروں کی گونج سے خالی تھا

حلقہ پنجاب شمالی میں شامل ضلع اٹک کی تحصیل پنڈی **گھیب** میں حال ہی میں ایک نیا اسرہ قائم ہوا ہے۔ جس کے نقیب محمد امین صاحب ہیں۔ موصوف عرب امارات میں معاش کے سلسلے میں مقیم تھے اور چند ہی ماہ قبل خالصتاً دین کی خدمت کے جذبے کے ساتھ تنظیم کے ساتھ ہمہ وقت کام کرنے کا تہیہ کر کے پاکستان منتقل ہوئے ہیں۔ پنڈی **گھیب** کے دو دوسرے ساتھی ظہور حسین اور عبدالرحمٰن جو کہ امارات ہی میں مقیم ہیں' انہوں نے بھی موصوف کی حوصلہ افزائی کی۔ محمد امین صاحب نے خلوص اور محنت کے ساتھ کام شروع کر دیا۔ چنانچہ پنڈی **گھیب** میں تنظیم کا دفتر قائم ہو گیا جس میں لائبریری کا قیام بھی عمل میں آیا۔ ساتھ ہی ہر ماہ خصوصی دعوتی پروگرام منعقد کئے جا رہے ہیں۔ جس کے لئے راولپنڈی سے ناظم حلقہ اور راقم باقاعدگی سے ماہانہ دورہ کرتے ہیں۔ جس پر مقامی لوگوں کا تعاون بہت اچھا ہے۔

حلقہ امارات کے دو رفقاء جن کا تذکرہ اوپر کیا گیا ہے جب پاکستان چھٹی پر آئے تو پنڈی **گھیب** میں امیر محترم کے خطاب عام کا پروگرام بنایا گیا۔ امیر محترم نے 25ر مارچ کی تاریخ کا تعین کر دیا۔ جلسہ عام کی بھرپور تیاری کے لئے تشہیری مہم کا آغاز کر دیا گیا۔ دس ہزار ہینڈبلز' پندرہ سو خصوصی دعوت نامے اور ستر بینرز تیار کرائے گئے۔ جلسہ عام سے تقریباً دس دن قبل راقم اور اورنگزیب عباسی صاحب پنڈی **گھیب** پہنچ گئے۔ اس طرح تشہیری مہم کا آغاز کر دیا گیا۔ پنڈی **گھیب** تحصیل کے گردونواح تحصیل جنڈ اور فتح جنگ تک بینرز آویزاں کئے گئے۔ دوران سفر ہینڈ بلز تقسیم کئے گئے۔ علاقے کے نمایاں افراد کو دعوت نامے دیئے گئے جس کے لئے محمد عارف صاحب رفیق تنظیم اور بشیر صاحب نے بہت محنت سے کام کیا۔ اس کے علاوہ ذاتی رابطے کے ذریعے بھی احباب کو اطلاعات پہنچائی گئی۔ مورخہ 22ر مارچ 96ء بروز جمعہ صبح نو بجے ناظم حلقہ بمع تین ساتھیوں محمد طفیل گوندل صاحب' عبدالرشید اور غلام مرتضٰی اعوان صاحب پنڈی **گھیب** پہنچ گئے۔ جمعہ کی مناسبت سے مختلف مساجد میں ہینڈبلز کی تقسیم کو حتمی شکل دی گئی۔ شہر کی تقریباً پندرہ بڑی مساجد میں ہینڈبلز تقسیم کئے گئے۔ 23 اور 24 مارچ کو بھی دعوتی کارڈوں کی تقسیم اور چیدہ چیدہ لوگوں سے ملاقاتیں کی گئی۔ 23ر مارچ کو غلام مرتضٰی اعوان صاحب' محمد طفیل گوندل صاحب اور عبدالرشید صاحب اٹک شہر تنظیم اسلامی کے رفقاء' معاونین نے مل کر دوسرے احباب کو جلسہ عام میں شرکت کی دعوت دی۔ جلسہ عام شہر میں ایک مشہور جگہ ظفر چوک گراؤنڈ میں منعقد کرنے کے لئے انتظامیہ سے پہلے ہی اجازت حاصل کر لی گئی تھی۔ مرکز کی ہدایت کے مطابق اس پروگرام کو علاقائی اجتماع کی حیثیت سے حلقہ پنجاب شمالی کے تمام رفقاء پر لازم کیا گیا۔

پنڈی **گھیب** میں استقبالیہ کیمپ بھی لگایا گیا تھا۔ شہر میں مختلف گروپوں پر مشتمل ریلی منعقد کرنے کا پروگرام بھی ہوا۔ اس مقصد کے لئے چھ گروپ تشکیل دیئے گئے۔ ہر گروپ میں بارہ افراد تھے۔ ہر گروپ کے دو ساتھیوں کو نظام خلافت کی خصوصی شرٹس پہنائی گئیں' ذمہ دار حضرات کا تقرر ہوا۔ راقم نے ہدایات دیں اور دعا کے ساتھ ریلی کے گروپس کو روانہ کیا گیا۔ بعد ازاں رفقاء واحباب کو ایک لائن میں جلسہ گاہ کی طرف روانہ کیا گیا۔ ریلی اور جلسہ گاہ کی طرف روانگی میں رفقاء نے جس نظم وضبط کا مظاہرہ کیا۔ مقامی لوگوں نے اسے بہت پسند کیا۔ گروپس ریلی کا پروگرام تشہیری مہم کا آخری حصہ تھا۔ مختلف تعارفی پروگراموں کے ذریعے پنڈی **گھیب** شہر اور گردونواح کے علاقوں میں جلسہ عام کی خبر تقریباً ہر شخص تک پہنچ چکی تھی۔

امیر محترم کے ساتھ نائب امیر ڈاکٹر عبدالخالق صاحب' ناظم اعلیٰ عبدالرزاق صاحب' ناظم حلقہ شمس الحق اعوان صاحب اور ظفر الامین صاحب اسلام آباد سے پنڈی **گھیب** تشریف لا چکے تھے۔ ٹھیک نو بجے جلسے کی کارروائی کا آغاز ہوا۔ اس وقت جلسہ گاہ بھر چکا تھا۔ کرسیوں کے علاوہ کافی تعداد میں لوگ دریوں پر بیٹھے ہوئے تھے۔ جب کہ لوگوں کی ایک خاصی بڑی تعداد کو کھڑا بھی ہونا پڑا۔ تلاوت قرآن پاک سے پروگرام کا آغاز ہوا۔ سٹیج سیکرٹری کے فرائض حلقہ امارات سے آئے ہوئے رفیق تنظیم عبدالرحمٰن نے ادا کئے۔ تلاوت کلام پاک کے بعد حافظ خالد شفیع کو خطاب کی دعوت دی گئی۔ موصوف نے اپنے زور خطابت سے شرکاء جلسہ کے خون کو گرمایا۔ اس خطاب کے فوراً بعد امیر محترم مدظلہ کو خطاب کی دعوت دی گئی۔ آپ نے تقریباً ڈھائی گھنٹے تک حاضرین سے خطاب کیا۔ آپ نے "امت مسلمہ پر عذاب الٰہی کے سائے' دجال کی آمد اور مسلمانان پاکستان کی ذمہ داری" کے موضوع پر خطاب فرماتے ہوئے سابقہ امت مسلمہ کی ایک مختصر تاریخ بیان کی اور بتایا کہ اللہ تعالیٰ کی تعلیمات سے روگردانی کے سبب سابقہ امت عذاب الٰہی کا مصداق بن گئی۔ اس امت کو دو بار عروج اور دو ہی بار شدید ذلت وخواری سے دو چار ہونا پڑا۔ جب کہ یہود پر اخری عذاب استیصال کی آمد ابھی باقی ہے۔ اسی حوالے سے موجودہ امت مسلمہ یعنی مسلمانوں پر بھی چار دور گزر چکے ہیں۔ جس کی خبر حضور اکرمؐ نے پہلے ہی دے دی تھی۔ اس وقت امت مسلمہ اللہ تعالیٰ کے سخت ترین عذاب یا ایک نئے احیائی دور کی دہلیز پر کھڑی ہے۔

آپ نے بتایا کہ یہود' (جو کہ فتح مکہ کے بعد دب گئے تھے اور انہیں مدینہ سے نکال دیا گیا تھا) نے حضرت عثمان غنیؓ کے عہد خلافت میں پھر سر اٹھایا اور مسلمانوں میں اسلام کا لبادہ اوڑھ کر عبداللہ بن سبا کی شکل میں نقب لگائی اور یہود کی ریشہ دوانیوں کے نتیجے میں حضرت عثمان غنیؓ کو شہید کر دیا گیا۔ مسلمانوں کے دو گروہوں کے درمیان شدید کشت وخون ہوا اور اس کے بعد سانحہ کربلا پیش آیا جس کے بعد سے لے کر پچھلی صدی تک یہودی مسلمانوں کے خلاف بر سرپیکار رہے اور اب تک یہ سلسلہ شد ومد کے ساتھ جاری ہے۔ اٹھارویں صدی میں یہود نے ایک خفیہ سازش کے ذریعے دنیا بھر کے ذہین عناصر کو قابو کرنے کا تہیہ کیا اور اپنے مذموم مقاصد کے لئے تیزی سے کام شروع کر دیا۔ انیسویں صدی کے آخر میں انہوں نے اپنا الگ وطن قائم کرنے کا فیصلہ کیا۔ جس کے لئے انہوں نے یروشلم کا انتخاب کیا حالانکہ اس سے پہلے یہود کو یروشلم میں رہنے کی اجازت نہیں تھی۔ بلکہ وہ صرف اپنے مقدس مقامات کی "یاترا" کر سکتے تھے۔ 1898ء میں یہ یہ طے کیا گیا کہ پچاس برس بعد ایک خطہ زمین حاصل کیا جائے اور پھر ایک صدی پورے ہونے پر عظیم تر اسرائیل قائم کر دیا جائے۔ اس منصوبہ بندی کے تحت ٹھیک پچاس برس بعد 1948ء میں اسرائیل قائم ہو گیا۔ ایک جگہ سکونت اختیار کرنے کے بعد پوری دنیا کو قابو کرنے کی خاطر "سود" اور "بے حیائی" کا ہتھکنڈہ استعمال کیا گیا۔ اس طرح آئی ایم ایف اور ورلڈ بنک کے ذریعے دنیا بھر کی معیشت کو کنٹرول کر لیا گیا۔ اس کے سبب پوری دنیا اس وقت یہود کی غلام بن چکی ہے۔ اس گھناؤنے کردار کے لئے یہود نے امریکہ کو اپنا آلہ کار بنایا ہوا ہے۔ امریکہ دنیا کا وہ واحد ملک ہے جس کی کرنسی بھی اس کے اپنے ہاتھ میں نہیں ہے بلکہ بڑے بڑے بنکوں کے ہاتھ میں ہے' جن پر یہود کا قبضہ ہے۔ روس کے ختم ہو جانے کے بعد امریکہ اس وقت دنیا بھر کی قسمت کا واحد مالک بن چکا ہے۔ اور نیو ورلڈ آرڈر جو کہ جیو ورلڈ آرڈر ہے کے ذریعے امریکہ پوری دنیا پر حاوی ہو چکا ہے۔ یہود کے اس طرز عمل کے بارے میں اس صدی کے آغاز میں علامہ اقبال کہہ چکے ہیں کہ۔ "فرنگ کی رگ جاں پنجۂ یہود میں ہے"

امیر محترم نے فرمایا کہ یہود امریکہ کے ذریعے اس وقت تمام عرب دنیا کو تو اپنی مکمل گرفت میں لے چکا ہے۔ جب کہ غیر عرب ممالک میں پاکستان اس کے گھڑے کی مچھلی بن چکا ہے۔ اب ایران پر گھیرا تنگ کرنے کی تیاری ہے۔ کشمیر کے تنازعے سے فائدہ اٹھا کر آزاد کشمیر کے حوالے سے ایشیا میں ایک نئے اسرائیل کے قیام کی بھی تیاری مکمل ہے۔ جس کے لئے پاکستان پہلے ہی گھٹنے ٹیک ہی چکا ہے۔ جب کہ ہندوستان اس پر ابھی تک راضی نہیں ہو سکا۔ اس "ایشیائی اسرائیل" کے قیام کے بعد ہندوستان اور چین کو قابو کرنا امریکہ کے لئے آسان ہو جائے گا۔ آپ نے بتایا کہ مسجد اقصیٰ کا انہدام چند ہی مہینوں کی بات ہے کیونکہ بابری مسجد گرا کر مسلمان کی غیرت وحمیت کا اندازہ لگا لیا ہے۔ اب اس ایکشن کے نتیجے میں جو بھی غیرت مند مسلمان اٹھیں گے انہیں ان کی حکومتوں کے ذریعے تہہ تیغ کر دیا جائے گا۔ اب تو اہل عرب کی تباہی صاف نظر آ رہی ہے۔ جس کے ساتھ ہی مسیح الدجال کا خروج ہو جائے گا جو "یہودی لیڈر" ہو گا۔ اور عظیم تر اسرائیل کے قیام کی راہ ہموار کر دے گا۔ ان حالات میں موجودہ امت مسلمہ کو سابقہ امت مسلمہ کے ہاتھوں ایک بہت بڑی تباہی وبربادی کا سامنا کرنا پڑے گا۔ عربوں کا قصور یہ ہے کہ انہوں نے آخری الہامی کتاب' جو کہ ان کی اپنی ہی زبان میں نازل ہوئی تھی سے روگردانی اختیار کی اور دوسروں کو تعلیم دینے کی بجائے خود اس پر عمل سے گریز کے سبب عذاب الٰہی کے مستحق ٹھہرے۔ غیر عرب دنیا میں مسلمانان پاکستان اس عذاب کے مستحق ہیں کہ آج سے ٹھیک نصف صدی پہلے انہوں نے اللہ تعالیٰ سے اس وعدے پر ایک خطہ زمین حاصل کیا تھا کہ اگر تو ہمیں ہندو اور انگریز کی تیرے شکر گزار بندے بن کر اپنی انفرادی اور اجتماعی زندگیاں تیرے دین کے مطابق گزاریں گے۔ لیکن معاملہ اس کے برعکس ہوا اور ٹھیک پچیس برس بعد عذاب کا پہلا کوڑا پاکستان کی پیٹھ پر برس پڑا۔ اور یہ عظیم اسلامی مملکت دولخت ہو گئی۔ اس کے باوجود ہمارے شب وروز میں کوئی تبدیلی نہ آئی بلکہ ہمارے برے اعمال میں اضافہ ہی ہوتا چلا گیا۔ اب پھر 25 سال پورے ہو چکے ہیں نہ جانے اب پھر کوئی دوسرا کوڑا اس ملک پر پڑ جائے۔ اللہ نہ کرے کہ ایسا ہو۔ چاہئے تو یہ تھا کہ ایک دفعہ عذاب الٰہی کا مزا چکھنے کے بعد مسلمانان پاکستان کو ہوش آجاتی۔ اللہ تعالیٰ کے حضور اجتماعی توبہ کی جاتی اور اپنی زندگیاں اسلام کے مطابق ڈھال لی جاتیں اور پھر یہ بھی کہ کچھ بعید نہیں کہ قوم یونس کی طرح آیا ہوا عذاب ٹل جائے اور یہ قوم دنیا کی عظیم ترین قوم بن جائے لیکن اگر اب بھی ہم نے ہوش کے ناخن نہ لئے تو عذاب خداوندی سے ہمیں کوئی نہیں بچا سکتا اور پھر آٹے کے ساتھ گھن بھی پس جاتا ہے کے مصداق گنہگاروں کے ساتھ کچھ انفرادی حیثیت اختیار کئے ہوئے نیک لوگ بھی اس عذاب کی لپیٹ میں آجائیں۔ آپ نے بتایا کہ حال ہی میں امریکہ اور اسرائیل کی زیر قیادت ایک عالمی کانفرنس ہوئی جس میں مغربی اور عرب حکمرانوں نے شرکت کی گو کہ اس کو خفیہ رکھا گیا تھا لیکن اس کے جو مقاصد سامنے آئے ہیں ان میں سرفہرست پوری دنیا میں بنیاد پرست مسلمانوں کو مکمل طور پر کچلنا ہے سوائے دو تین ممالک کے تمام عرب ممالک کے صاحب اقتدار شامل ہوئے جن میں سعودی عرب کے وزیر خارجہ بھی شامل ہیں۔

امیر محترم نے فرمایا کہ ان حالات میں ہمارے اوپر ایک بہت بڑی ذمہ داری عائد ہوتی ہے کہ ہم سب سے پہلے خود اللہ کے بندے بنیں۔ اسی کی دوسروں کو بھی دعوت دیں اور اپنی اجتماعی زندگیاں قرآن وسنت کے مطابق ڈھالنے کے لئے کمرہمت کس لیں۔ اس کا ایک ہی حل ہے کہ نبی اکرمؐ کی سیرت مطہرہ کی روشنی میں ایک منظم انقلابی جماعت تیار کی جائے جو اس ملک میں حقیقی اسلامی نظام کے قیام کے لئے اپنی زندگیاں وقف کرے۔ آپ نے فرمایا کہ یہ انقلاب نہ ہی الیکشن کے ذریعے آسکتا ہے اور نہ ہی دہشت گردی کے ذریعے بلکہ یہ مرحلہ غیر مسلح' منظم جدوجہد کے ذریعے ہی سر کیا جا سکتا ہے جس کی تازہ مثال ایران کی ہے۔ تنظیم اسلامی اسی دعوت کو عام کر رہی ہے کہ اس وقت ایسے جانفروشوں کی ضرورت ہے جو اپنے جسموں پر اللہ کا دین نافذ کر چکے ہوں اور پھر منظم ہو کر باطل کو للکاریں۔ لیکن خود کوئی ہتھیار نہ اٹھائیں۔ بلکہ اپنی جانیں دینے کے لئے تیار رہیں۔ اگر پچاس ہزار سے دو لاکھ کے درمیان ایسے سرفروش جو کہ بیعت کی بنیاد پر منظم ہوں اور ایک امیر کی اطاعت میں کوشش کریں تو ان شاء اللہ کامیابی یقینی ہے۔

امیر محترم کا خطاب تقریباً پونے بارہ بجے ختم ہوا۔ چند اعلانات کے بعد دعا پر اس مبارک محفل کا اختتام ہوا۔ اگلے دن صبح نماز فجر کے بعد سوال وجواب کی ایک نشست ہوئی۔ امیر محترم نے سوالوں کے جواب دیئے۔ ستر احباب نے اس نشست میں شرکت کی۔ جب کہ بیس افراد نے بیعت کر کے تنظیم میں شمولیت اختیار کی۔

جلسہ گاہ میں مکتبہ بھی لگایا گیا تھا جس میں لوگوں نے کافی دلچسپی لی اور کتب اور کیسٹس خریدیں۔ جلسہ کے حوالے سے وہاں کے لوگوں کے تاثرات سامنے آئے کہ تنظیم اسلامی انتہائی منظم انداز میں مگر خاموشی سے اپنے مشن پر کام کرنے والی جماعت ہے اور انہوں نے محسوس کیا کہ یہ پہلی جماعت ہے کہ جس نے انتہائی سنجیدگی کے ساتھ پرامن تشہیری مہم کی۔ امیر محترم کے خطاب کے بارے میں ان کا تاثر تھا کہ اس میں کسی فرقہ پر کوئی تنقید نہیں کی گئی بلکہ امت مسلمہ پر آنے والے حالات کا نہایت مدلل انداز میں تجزیہ کیا گیا۔ یہ پہلا اجتماع ہے کہ جس میں زندہ باد اور مردہ باد کے نعرے نہیں سنے گئے۔ امید ہے کہ ان شاء اللہ اس سعی وجہد کے علاقے پر گہرے اثرات مرتب ہوں گے۔

مرتب : ریاض حسین' نائب ناظم حلقہ

بقیہ اداریہ

ٹریڈنگ کا ہنر اور پلاٹوں کی اشتہا کار فرما ہے۔ حکومت نے ارکان اسمبلی سے پلاٹوں کی الاٹمنٹ کے لئے درخواستیں طلب کی ہیں۔ انہوں نے سوچا ضرورت تو سب کی ہے' پیٹ تو آخر سب کو ہے حکومتی جانب ہو یا اپوزیشن 'بنچوں پر' اور پھر پیسہ کسے دکھتا ہے بھئی! چنانچہ اکثریت نے درخواستیں دائر کر دی ہیں۔ یہ بات قائد حزب اختلاف کو پسند نہ آئی تو انہوں نے اپنی طرف کی شخصیات سے درخواستیں واپس لینے کی فرمائش کر دی۔ اس پر خود ان کی پارٹی کے ایک دو حضرات کے بیان دیدنی تھے۔ انہوں نے کہا جناب آپ نے بھی تو پلاٹوں کی بوچھاڑ کی تھی لہٰذا آنے دیں' بھلا ہو سب کا! اس تمام سلسلے میں ایک امید افزا بات یہ ہے کہ 1973ء کا مذکور ایکٹ منسوخ ہو چکا ہوا ہے۔ اب تو بس بچا کھچا مال بٹ رہا ہے۔ کیونکہ کسی کی زمین اب صرف مارکٹ ریٹ پر ہی لی جا سکتی ہے اسی لئے ترقیاتی ادارے ہاتھ پہ ہاتھ رکھے جھنڈیاں لگانے' چھڑکاؤ کرنے اور تالیاں بجانے پر ہی اکتفا کرتے ہیں۔ اب حلوائی کی دکان پہ نانا جی کے لئے فاتحہ کہنا ممکن نہ ہو گا۔

بقیہ: ختم نبوت

رسالت کی سب سے بڑی عقلی دلیل ہے۔ انہوں نے کہا یہی وجہ ہے کہ دین اسلام کو پسندیدہ دین قرار دے کر حضورؐ کی نبوت ورسالت کو عالمی اور دائمی کر دیا گیا۔ نظام خلافت اللہ تعالیٰ کی دنیا پر حکومت کا نام ہے جسے حضورؐ نے عملاً قائم کر کے بطور نمونہ ومثال پیش کر دیا۔ امیر تنظیم اسلامی نے کہا اسلام کو نظام حیات کی حیثیت حاصل ہے جو ریاستی سطح پر ہر شعبہ حیات میں اپنا غلبہ چاہتا ہے۔ غالب ونافذ العمل نظام ہی "دین" ہوتا ہے وگرنہ وہ مذہب بن کر مسجدوں اور عبادت گاہوں تک محدود ہو جاتا ہے۔

مبتدی تربیت گاہ

علامہ اقبال روڈ گڑھی شاہو لاہور میں 31ر مئی سے 6ر جون تک سات روزہ "مبتدی تربیت گاہ" منعقد ہو گی۔ تربیت گاہ میں شرکت کے خواہشمند رفقاء اور احباب سے گزارش ہے کہ وہ اپنی آمد سے دفتر کو قبل از وقت آگاہ فرمادیں۔

رجسٹرڈ ایل نمبر---- 9184
شمارہ ——— 20
جلد ——— 5
مقام اشاعت : K-36 ماڈل ٹاؤن لاہور
مطبع مکتبہ جدید پریس لاہور

تحریک خلافت پاکستان کا نقیب
ہفت روزہ
ندائے خلافت
لاہور

مدیر: عاکف سعید
معاون مدیر:
ترتیب و تزئین : شیخ رحیم الدین
رابطہ آفس: A-67 گڑھی شاہو لاہور
فون: 6305110 - 6316638

مشاورتی و تربیتی اجتماع

امیر تنظیم اسلامی ڈاکٹر اسرار احمد مدظلہ' سید سراج الحق اور نائب امیر ڈاکٹر عبدالخالق رفقاء سے خطاب کرتے ہوئے

تنظیم اسلامی کے ملتزم رفقاء کے مشاورتی و تربیتی اجتماع کی مختصر روداد

رپورٹ: نعیم اختر عدنان

تنظیم اسلامی کے مشاورتی و تربیتی اجتماع کا آغاز قرآن اکیڈمی و قرآن آڈیٹوریم لاہور میں 19ر اپریل سے ہوا۔ جس میں اندرون ملک اور بیرونی ممالک سے بھی ملتزم رفقاء کی کثیر تعداد نے شرکت کی۔ تربیتی اجتماع کا آغاز امیر تنظیم اسلامی ڈاکٹر اسرار احمد مدظلہ کے خطاب جمعہ سے ہوا۔ امیر محترم نے فرمایا جس کام کا خواب شیخ الہند مولانا محمود الحسن نے 1912ء میں اور مولانا ابو الکلام آزاد نے 1916ء میں دیکھا پھر اسی مقدس مشن کا خواب 1936ء میں علامہ اقبال نے دیکھا مگر اس خواب کی تعبیر کی نوبت نہ آسکی۔ یہی خواب میں نے 1967ء میں دیکھا جس کی تعبیر کا آغاز انجمن خدام القرآن کے قیام سے ہوا۔ بعد ازاں قرآن اکیڈمی کے قیام کے نتیجے میں تعلیم یافتہ نوجوانوں کو قرآن مجید کے علوم و معارف سے آگاہ کرنے کا حد درجہ صبر آزما اور مشکل کام ہمارے ہی ہاتھوں انجام پارہا ہے۔ امیر محترم نے کلمہ شہادت کے عملی تقاضوں پر روشنی ڈالتے ہوئے فرمایا "کلمہ طیبہ" اور "کلمہ شہادت" کو دین کی جڑ اور بنیاد کی حیثیت حاصل ہے۔ آپ نے فرمایا ریاستی سطح پر نفاذ اسلام کے بغیر بندگی کا حق ادا نہیں ہو سکتا۔ اس کمی کی تلافی کے لئے دین کے قیام کی جدوجہد کرنا ہوگی وگرنہ مکروہ و باطل نظام کے زیر سایہ محض انفرادی نیکی میں مطمئن نیک لوگ بھی بدکردار لوگوں کے ساتھ نافرمانی کے جرم میں برابر کے شریک ہیں۔ اسی جرم کی وجہ سے برے لوگوں کے ساتھ نیک لوگ بھی عذاب الٰہی کا شکار ہو جائیں گے۔ امیر محترم نے فرمایا حضور ؐ کو تخلیق انسانیت میں اولین مقام حاصل ہے مگر بعثت میں آپ کو آخری و تکمیل نبوت سے سرفراز فرمادیا۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم پر نبوت و رسالت کے اعزاز کا خاتمہ ہی نہیں ہوا بلکہ نبوت و رسالت اپنے نقطہ عروج کو پہنچ گئی۔ چنانچہ اسی کا مظہر ہے کہ حضور نے دین کو عملاً قائم و نافذ کر کے دکھا دیا تاکہ دنیا پر دین اسلام کی حقانیت واضح ہو سکے۔ اسی پیغام حق کو قائم کرنا

ہوں۔ آپ نے اس اجتماع کو تربیتی و تنظیمی محفل سماع قرار دیا۔ امیر محترم نے ملتزم رفقاء کے گزشتہ اجتماع کے حوالے سے بعض نکات پر روشنی ڈالی۔ جانشین کے تقرر کے حوالے سے امیر محترم نے رفقاء سے مشورہ کے بارے میں وضاحت کرتے ہوئے فرمایا کہ "جانشین" کے لئے رائے دیتے ہوئے نہ تو کسی دوسرے رفیق سے تذکرہ کیا جائے

اپنی دنیا آپ پیدا کر اگر زندوں میں ہے

امت مسلمہ کی ذمہ داری ہے۔ یہ خیال درست نہیں ہے کہ غلبہ دین کی جدوجہد اضافی نیکی ہے۔ امیر محترم نے فرمایا کسی ایک ملک میں دین کے نفاذ کے بغیر امت مسلمہ عذاب خداوندی سے دوچار رہے گی۔

تربیتی اجتماع کی دوسری نشست بعد نماز عصر شروع ہوئی۔ امیر محترم مدظلہ نے رفقاء کو خوش آمدید کہتے ہوئے فرمایا گھٹا ٹوپ اندھیروں میں ہم مقصد لوگوں کا اجتماع "غنیمت" ہے۔ اقامت دین کی جدوجہد میں شمولیت محبت و جلال خداوندی کا مظہر ہے ایسے لوگ قیامت کے دن نور کے منبروں

اور نہ ہی اس بارے میں کوئی مشورہ لیا جائے۔ شام کا وقت محاضرات قرآن کے لئے وقف تھا جس میں باسط بلال کوشل نے اپنی بصیرت ولیاقت کا خوب مظاہرہ کیا۔ انہوں نے کہا مغربی دنیا میں تسلیم کئے جانے والے مذہب کے تین ارکان ہیں جن میں سے ایک سیکولرازم' دوسرا نیشنلزم اور تیسرا کیپٹلزم ہے۔

دوسرے روز امیر محترم نے "ذاتی رابطے میں کمی" کے موضوع پر اظہار خیال فرماتے ہوئے کہا کہ اس کی وجہ جذبے کی کمی یا صلاحیت کا فقدان ہے۔ احساس فرض کے بغیر انسان مطلوبہ محنت

ہم مقصد لوگوں کا بامقصد اجتماع

پر رونق افزوں ہوں گے جن پر بعض انبیاء بھی رشک کریں گے۔

امیر محترم نے فرمایا میں اپنے حصے کا کام کر چکا

ومشقت نہیں کرتا۔ باطنی بصیرت کے حامل ایمان کا سرچشمہ قرآن ہے یہی تنظیم اسلامی کا "سلوک" ہے۔ قرآن کے ساتھ ذاتی اور شخصی تعلق استوار

کر کے ہی دین کی دعوت میں جذبہ اور استقامت کی راہ نصیب ہوگی۔ امیر محترم نے فرمایا ہر ملتزم رفیق کو "مدرس" کی ذمہ داری ادا کرنا ہوگی۔ قلبی یقین وایمان کی کمی دور ہو جائے اور دینی فرائض کا تصور "فرض عین" بن جائے اور اس کے لئے التزام جماعت ایک ضرورت بن جائے تو ایسا شخص لازماً "داعی" کا روپ اختیار کرے گا۔ رفقاء کو ہدایت دیتے ہوئے امیر محترم نے فرمایا ذاتی رابطہ کے لئے متعلقہ احباب کی فہرست بنا کر ان کے خاندانی وسماجی حالات اور خیالات کا جائزہ لیجئے پھر دعوتی لٹریچر کا انتخاب کیا جائے اور ملاقاتوں کے حوالے سے مسلسل یاددہانی (فالواپ) کا سلسلہ جاری رہنا چاہئے' اس سلسلے میں کسی باصلاحیت رفیق سے بھی مدد لی جاسکتی ہے۔ ہر ملتزم رفیق اپنا ہدف بنالے

دین کے فرائض میں سے سب سے پہلا اور بنیادی فرض اسلامی نظام کے قیام کی محنت وجدوجہد میں شمولیت ہے۔ اس جدوجہد میں اگر ہماری آزمائش نہ ہو رہی ہو' ہمیں مار نہ پڑ رہی ہو' تو ہماری تربیت نہیں ہو سکے گی۔ انجمن خدام القرآن کے سابق ناظم اعلیٰ جناب سراج الحق سید نے "جانشین" کے بارے میں رائے دینے کے حوالے سے رفقاء کو مفید معلومات بہم پہنچائیں۔ اسلامی جمعیت طلبہ کو چھوڑ کر تنظیم اسلامی سے وابستہ ہونے والے جناب محمد ناصر خان نے اپنے تاثرات بیان کیے۔ انہوں نے کہا تنظیم اسلامی کے رفقاء کا فکر بہت حد تک واضح ہے تنظیم اسلامی کے رفقاء تبلیغی جماعت کے لوگوں کو تو فکری اور عملی سطح پر ناک آؤٹ کر لیتے ہیں مگر جماعت اسلامی کے حوالے سے شاید ابھی ایسا نہ ہو سکا۔ انہوں نے کہا جماعت اسلامی ایک روایتی سیاسی جماعت بن چکی

غلبہ دین کی جدوجہد اضافی نیکی نہیں بلکہ فرض عین ہے

کہ اسے نقیب اسرہ کی ذمہ داری ادا کرنا ہے اور "اسرہ" بھی خود تشکیل دینا ہے' گویا "اپنی دنیا آپ پیدا کر اگر زندوں میں ہے"۔ امیر محترم نے نقیب کے اوصاف کی وضاحت فرماتے ہوئے کہا کہ نقیب سے مراد ایسا شخص ہے جو رفقاء کے ذاتی حالات وسائل اور خانگی معاملات سے بخوبی آگاہ ہو۔ گویا نقیب کو تنظیم میں بڑا اہم مقام حاصل ہے' ہر نقیب لازماً ہفتہ وار بنیادوں پر ہر رفیق سے ملاقات کرے۔

ہے۔ اس کے کارکنوں کو خارجی حالات وواقعات متحرک کرتے ہیں جب کہ انقلابی جماعت کے کارکن کو اس کا اندرونی جذبہ ہی متحرک کرتا ہے۔ جماعت اسلامی کے کارکنوں کی عظیم اکثریت غیر فعال ہو چکی ہے۔ انہوں نے کہا جماعت اسلامی ایک عظیم الشان عمارت تھی مگر اب محض ایک ڈھانچہ بن کر رہ گئی ہے۔ اسی خلاء کو پر کرنے کے لئے تنظیم اسلامی کے رفقاء کو آگے آنا ہو گا۔ —— امیر تنظیم اسلامی نے شوریٰ کے ایک رکن کی طرف سے اٹھائے گئے سوالوں کی تفصیلی وضاحت فرمائی۔

ملتزم رفقاء کے مشاورتی و تربیتی اجتماع کے شرکاء اپنے تنظیمی فکر کو تازہ کرنے کے لئے ہمہ تن گوش ہیں